سب کچھ داؤ پر لگانا بھی پڑے تو اس کا فرض ہے کہ ناموسِ ختم نبوت پر ہزاروں حکومتیں قربان کی جا سکتی ہیں۔ مگر افسوس اور تعجب تو مرکزی حکومت پر ہے کہ وہ ایسے معاملات میں کیوں اتنی سرد مہری برت رہی۔ کیا وہ نام لیوایانِ ختم المرسلین کی غیرتِ ایمانی ایک بار پھر آزمانا چاہتی ہے۔

پچھلے دنوں ایسی خبریں بھی گشت کرتی رہیں۔ کہ مرکزی حکومت ایبٹ آباد کو فیڈرل ایریا میں شامل کر کے اپنی تحویل میں لینا چاہتی ہے۔ یہاں تک کہ مفتی محمود صاحب کو اخبارات میں بیان دینا پڑا کہ حکومت نے ایسا کوئی قدم اٹھایا تو سرحد کی حکومت مستعفی ہو جائے گی۔ ہمیں تعجب تھا کہ آخر حکومت کو اسلام آباد سے ۷۰ میل دور واقع ایک شہر کو فیڈرل ایریا میں شامل کرنے کی کیا ضرورت پڑی۔ مگر مرزائیوں کے اس "دوسرے ربوہ کے منصوبہ" نے یہ معمہ بھی ایک حد تک حل کر دیا۔ شاید مرکز کو یہ احساس نہ ہو کہ سرحد کے غیور مسلمانوں کی حسِ ایمانی اس معاملہ میں اتنی سرد نہیں ہوئی اور اگر ضرورت پڑی تو یہاں کے مسلمان ثابت کر کے دکھا دیں گے کہ وہ اس گئے گذرے دور میں بھی ناموسِ ختم نبوت پر ساری متاعِ کائنات لٹا سکتے ہیں۔

★

"مجھے جو فرحت اور لطف نماز اور تلاوتِ قرآن میں حاصل ہوتا ہے اور کسی عمل میں حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ جل جلالہ کا نام زبان پر آتے ہی قلب ایک عجیب سا سکون پاتا ہے ــــــ"

یہ کسی زاہد و عارف اور اصطلاحی صوفی اور متقشف بزرگ کی بات نہیں۔ یہ لیبیا کے مردِ آہن اسلام کے بطلِ جلیل کرنل معمر القذافی کی گفتگو ہے۔ جو انہوں نے لندن کے سنڈے ٹائمز کے نمائندہ خصوصی فلپ نارمن کے اس سوال کے جواب میں فرمائی کہ آپ کے تفریحی مشاغل کیا ہیں ــــ وہ قذافی جو سرزمین طرابلس میں شیخ احمد سنوسیؒ کے خوابوں کی سچی تعبیر ہیں۔ جن سے عالمِ اسلام کی امیدیں وابستہ ہیں جو عربوں کو اسرائیلی ناسور سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔ جو فقیرانہ زندگی گذارتے ہیں۔ جنہوں نے ملت کی نشاۃ ثانیہ کے لئے اپنی ہر آسائش و راحت قربان کر دی ہے۔ جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن کی تلاوت اسکی اشاعت اور تعلیم ہے۔ وہ قذافی جنہیں بقول ان کے ایک رفیق کے "عظمتِ اسلام کا خبط ہے" ــــ کاش ! کہ عالمِ اسلام کو چند ایک اور خبطی مل جائیں۔ کاش کہ لیبیا کی چھوٹی سی آبادی جو ۲۰ لاکھ سے متجاوز نہیں کا ہر فرد قذافی بن جائے۔ تو مسلمانوں کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو کچھ سہارا مل سکے۔

اسی قذافی نے مذکورہ کا نفرنس انٹرویو نگار کو یہ بھی کہا، قرآن حکمتوں کا منبع اور مرکز ہے وہ انسانی فطرت کے عین مطابق ہر ہدایت دیتا ہے۔ وہ محض انجیل کی طرح نہیں ہے جس میں شروع سے آخر